© rasailojaraid.com

داخلہ نوٹس برائے طلبہ وطالبات

foundation
for every career

FSc	Pre Engineering
FSc	Pre Medical
FSc	General Science
ICS	Intermediate in Computer Science
ICom	Intermediate in Commerce
FA	Humanities
BA	Bachelor of Arts
BSc	Bachelor of Science
BCom	Bachelor of Commerce

more than
1200
scholarships
worth Rs 6.3 crore
for talented and deserving students

100% Tuition Fee waiver for students securing 80% or more marks in Matric and Intermediate Exams

Separate Classes for Boys & Girls

- Distinguished Faculty
- Quality Education
- Value Orientation
- Personality Development
- Character Building
- Relief from Home Tuition
- Latest P-IV Computer Labs
- Fully Equipped Science Labs
- Extracurricular Activities
- Learning Environment
- Career Counseling
- Online Progress Reports
- Inter Campus Transfer Facility
- Science Exhibitions
- Debate Competitions
- Recognized Programs
- Regular Parents-Teachers Meetings
- Air-Conditioned Classrooms
- Innovative Teaching Methodology

Learning for Leadership

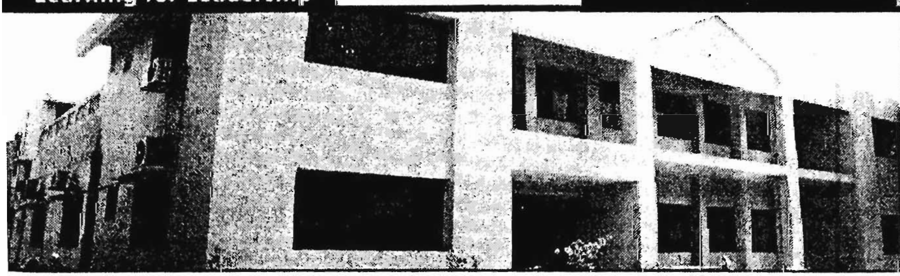

LEADERSHIP COLLEGE

111 00 00 81 | info@lc.edu.pk | www.lc.edu.pk

Lahore
25-Ali Block
New Garden Town
Tel: 042-5888727-8
Fax: 042-5863049

Multan
Opposite Sabzazar Colony
Main Bosan Road
Tel: 061-521664, 521537
Fax: 061-522951

Sialkot
Ali Building
Khadim Ali Road
Tel: 052-3564101-2
Fax: 052-3559026

Rawalpindi
C-47, Satellite Town
Sadiqabad Road
Near Chandni Chowk
Tel: 051-4421114, 8001911

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب نما

اسلامائزیشن (سہ ماہی) اشاعت خاص توحید نمبر ۱، ۲، ۳، ۴۔ (جنوری، اپریل، جولائی، اکتوبر ۲۰۰۴ء)۔ پتا: اسلامائزیشن انسٹی ٹیوٹ، فاروق نگر، حویلی بہادر شاہ، جھنگ۔ صفحات: اول: ۱۲۵۔ دوم: ۲۵۶۔ سوم: ۲۸۸۔ چہارم: ۳۶۸۔ قیمت: اول ۵۰ روپے، دوم: ۱۰۰ روپے، سوم: ۱۰۰ روپے، چہارم: ۲۵۰ روپے۔

سہ ماہی اسلامائزیشن مدیر اعلیٰ ظفر اقبال خاں اور مدیر معاون محمد طارق نعیم اسدی کی کاوشوں سے شائع ہونے والا اپنی نوعیت کا ایک منفرد جریدہ ہے، جس کا ہر شمارہ اپنی جگہ ایک مستقل کتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ مرتبین کے نزدیک: ''عصرِ حاضر میں ملّت اسلامیہ کا کوئی ایسا گوشہ باقی نہیں رہا، جسے عجمیت نے متاثر نہ کیا ہو'' (۱:۲)۔ کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کے اصل مفہوم میں عجمی تشریحات اور تاویلات سے اسلام کے چشمۂ صافی میں طرح طرح کے شرک شامل ہو گئے ہیں، جنھیں اس سے علیحدہ کرنا توحید کے اثبات کے لیے ضروری ہے۔ یہ چاروں شمارے اسی سعی کا ایک بھرپور اور پُرجوش اظہار ہیں۔

پہلے شمارے میں ظفر اقبال خاں نے ''مقامِ توحید کی اسلامی تعبیر'' کے عنوان سے گویا اس پورے منصوبے کا تعارف کرایا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر خاکوانی نے ''کلمۂ طیبہ میں لفظ 'اِلٰہ' کا عام فہم معنی'' کے عنوان کے تحت قرآن و حدیث میں 'اِلٰہ' کی اصطلاح کی تشریح کی ہے: وہ ذات، جس کا حکم مانا جائے، حکومت میں، عدالتی معاملات میں، حصولِ رزق اور معاشی اُمور نیز تمام معاشرتی اور سماجی دائروں میں۔ محمد سعود کا مضمون اسلام میں توحید اور عبادت کے تصور پر ہے۔

مجلّے کی دوسری جلد کا عنوان ہی ''مقامِ توحید کی عجمی تعبیر'' ہے۔ یہ پورا شمارہ ہی ظفر اقبال خاں کا تحریر کردہ ہے جس میں انھوں نے بنیادی طور پر صوفیا وجودیہ کے قافلہ سالار، ہسپانوی مفکر ابن عربی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پر تنقید کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بعد کے سارے مسلم فلاسفر اور صوفیا نے ''وحدۃ الوجود'' ہی کو توحید کی اصل تشریح سمجھا ہے، لیکن یہ نظریہ ابن عربی سے کہیں زیادہ قدیم ہے۔ انھوں نے بڑی تفصیل سے قدیم ہندومت، بدھ مت، جین مت، سکھ مت، نیز یہودیت اور عیسائیت میں ''توحید'' (بمعنی شرک) کے شواہد پیش کیے ہیں۔ ان کے خیال میں مسلم فلاسفہ میں یہ ''توحید'' وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کی اصطلاحوں کے ذریعے داخل ہوئی۔ اور سبھی صوفیا اس کمند کے اسیر ہوگئے۔ ان میں دیوبندی، بریلوی اور اہلِ حدیث کے مسالک کی کوئی قید نہیں۔ مجدد الف ثانی نے اگرچہ ابن عربی کی اس ''توحید'' (وحدت الوجود) پر سخت تنقید کی مگر ''وحدۃ الوجود'' اور وحدۃ الشہود کے درمیان صرف لفظی فرق ہے (۲:۱۱)۔ وہ سرسید، محمد اقبال اور دوسرے روایتی عصری علما کو بھی اسی فکری مرض میں مبتلا پاتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ''خطباتِ مدارس میں اقبال نے واشگاف انداز میں سریان [اللہ تعالیٰ کی ذات ساری کائنات میں جاری و ساری ہے] کی حمایت کی ہے...... اقبال اور ابن عربی کی الٰہیات میں کسی قسم کا فرق نہیں''۔ (۲:۲۱۷)

یوں محسوس ہوتا ہے کہ فاضل مصنف اپنے نقطۂ نظر کو ثابت کرنے کے جوش میں یہ بات فراموش کر دیتے ہیں کہ ہر صاحبِ فکر اپنی سوچ میں مختلف ادوار سے گزرتا ہے۔ شیخ مجدد خود اعتراف کرتے ہیں کہ اُن کا مسلک ابتدا میں ''وجودی'' تھا مگر وہ جلد ہی اس تنگ کوچے سے نکل آئے۔ ایک مخصوص مرحلے پر مسالک کو یہ ''محسوس'' ہوتا ہے گویا سارا وجود ایک ہی ہے، اور خالق و مخلوق میں کوئی دُوئی نہیں، مگر یہ حقیقت نہیں ہے، محض ایک ''شہود'' ہے۔ دراصل خالق، خالق ہے اور مخلوق، مخلوق۔ دونوں میں اس کے علاوہ کوئی اور رشتہ نہیں۔ اقبال کی فکر کے بھی کئی درجات اور مرحلے ہیں۔ کبھی وہ ہندستان کو ''سارے جہاں سے اچھا'' اور خود کو اس گلستان کی بلبلوں میں شمار کرتے تھے اور پھر وہ ''مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا'' کے مدعی ہوئے۔ اگر ان کی ابتدائی نظموں میں ''وحدت الوجود'' کی جھلک نظر آتی ہے، تو دیانت کا تقاضا ہے کہ اُن کی بعد کی فکر کے نمونے بھی دیکھے جاتے۔ سرسید احمد اور محمد اقبال کی فکر کو بایزید بسطامی کی سطحیات اور فلاطینوس کے ساتھ جوڑنا مناسب نہیں۔

© rasailojaraid.com

اسلامائزیشن کے تیسرے شمارے کا عنوان ہے: فلسفۂ توحید اور ذرائعِ علم کی عجمی